سوال

(117)آسمانوں اورزمین کےلیے واحدوجمع کے صیغے

جواب

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

قرآن کریم کی بہت سی آیات میں سَمَاوَات کالفظ جمع مگر اَرْضٌ کالفظ واحد کے صیغے کے ساتھ استعمال ہواہے توکیا یہ صیغہ واحدکی صورت میں بھی جمع پر دلالت کرتا ہے ؟ نیز درج ذیل ارشادِباری تعالیٰ کی تفسیر کیا ہے ؟

مَّا أَشهَدتُهُم خَلقَ السَّمـٰوٰتِ وَالأَرضِ وَلا خَلقَ أَنفُسِهِم ... ٥١ ... سورة الكهف

’’میں نے انہیں آسمانوں وزمین کی پیدائش کے وقت موجود نہیں رکھا تھا اورنہ خودان کی اپنی پیدائش میں ۔‘‘

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

سائل نے جویہ ذکرکیا ہے کہ قرآن کریم کی بہت سی آیات میں {سَمَاوَاتٍ} کالفظ جمع مگر {اَرْضٌ} کالفظ واحد کے صیغ کے ساتھ استعمال ہواہے توامرواقع اس طرح ہے کہ اللہ تعالیٰ کبھی سماوات کالفظ جمع کے صیغے کے ساتھ ذکرکرتا ہے اورکبھی اسے صیغہ واحد کے ساتھ بھی ذکر کرتا ہے مثلاًارشادِباری تعالیٰ ہے :

إِنَّ اللَّهَ لا يَخفىٰ عَلَيهِ شَيءٌ فِي الأَرضِ وَلا فِي السَّماءِ ... ٥ ... سورة آل عمران

’’یقیناًاللہ تعالیٰ پر زمین وآسمان کی کوئی چیز پوشیدہ نہیں ۔‘‘

اورفرمایا :

يَعلَمُ ما فِي السَّمـٰوٰتِ وَالأَرضِ ... ٤ ... سورة التغابن

’’وہ آسمان وزین کی ہر ہرچیز کا علم رکھتا ہے ۔‘‘

قرآن مجیدمیں ارض (زمین) کالفظ جمع کی صورت میں استعمال نہیں ہوابلکہ ہمیشہ واحد ہی کی صورت میں استعمال ہوا ہے البتہ درج ذیل آیت میں اس کے جمع کی طرف اشارہ ضرور

ہے :

اَللّٰہُ الَّذِی خَلَقَ سَبۡعَ سَمٰوٰتٍ وَّ مِنَ الۡاَرۡضِ مِثۡلَہُنَّ ... ١٢ ... سورة الطلاق

''اللہ وہ ہے جس نے سات آسمان بنائے اوراسی کے مثل زمینیں بھی۔ ۔''

یہاں مِثۡلِیَّت صفات اور کیفیت میں تو ہو نہیں سکتی کیونکہ آسمان اور زمین کے درمیان بہت بڑا فرق ہے لہٰذا یہ مِثۡلِیَّت صرف عدد میں ہو سکتی ہے، ہمیں سنت سے اس کی وضاحت ملتی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے :

«مَنِ اقْتَطَعَ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا، طَوَّقَهُ اللّٰهُ إِيَّاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ» (صحيح البخاري بدء الخلق باب ماجاء في سبع الارضين حديث 3198 وصحيح مسلم المساقاة باب تحريم الظلم وغصب الارض وغيرها حديث 1610 واللفظ له)

''جو شخص ظلم سے کسی ایک بالشت زمین پر قبضہ کرلے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے ساتوں زمینوں کا طوق پہنائے گا۔''

توگویا قرآن مجید میں اگرچہ زمین کے لیے مفرد کا لفظ استعمال ہوا ہے مگر اس سے مراد جنس زمین ہے، جس کے لیے واحد اور جمع دونوں کے صیغے استعمال ہوسکتے ہیں۔ دوسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ آیت کریمہ :

مَاۤ اَشۡہَدۡتُّہُمۡ خَلۡقَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ لَا خَلۡقَ اَنۡفُسِہِمۡ ... ٥١ ... سورة الكهف

''میں نے انہیں آسمانوں وزمین کی پیدائش کے وقت موجود نہیں رکھا تھا اور نہ خودان کی اپنی پیدائش میں۔''

کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کی پیدائش کے وقت مخلوق میں سے کسی کو بھی نہیں بلایا تھا لہٰذا یہ صحیح نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا ان کی عبادت کی جائے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے کسی کو اس کی اپنی پیدائش کے وقت بھی نہیں بلایا تھا، لہٰذا جب وہ اپنی پیدائش کے وقت بھی حاضر نہیں تھا تو وہ غیر اللہ کی عبادت کیونکر کرتا ہے؟ جب تم اپنے بارے میں یا کسی دوسرے کے بارے میں کچھ جانتے ہی نہیں اور نہ تم آسمانوں یا زمین کی کسی چیز کو پیدا ہی کر سکتے ہو، جس طرح کہ ان سب کو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا ہے۔ سورۂ طور میں ارشاد ہے :

اَمۡ خُلِقُوۡا مِنۡ غَیۡرِ شَیۡءٍ اَمۡ ہُمُ الۡخٰلِقُوۡنَ ﴿ؕ۳۵﴾ اَمۡ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ ۚ بَلۡ لَّا یُوۡقِنُوۡنَ ... ٣٦ ... سورة الطور

''کیا یہ بغیر کسی (پیدا کرنے والے) کے خود بخود پیدا ہوگئے ہیں؟ یا یہ خود پیدا کرنے والے ہیں؟ (35) کیا انہوں نے ہی آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے؟ بلکہ یہ یقین نہ کرنے والے لوگ ہیں۔''

اللہ تعالیٰ نے ان کے اور آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے کا ذکر فرمایا ہے تو معلوم ہوا کہ وہ اللہ وحدہ لا شریک لہ ہی خالق اور صرف اور صرف وہی مستحق عبادت ہے کیونکہ یہ معبودان باطلہ تو خلق میں اللہ تعالیٰ کے شریک نہ تھے بلکہ انہوں نے خلق کا مشاہدہ بھی نہیں کیا، لہٰذا تم انہیں عبادت میں کیونکر شریک ٹھہراتے ہو؟

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص111

محدث فتویٰ